رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ آنے

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ | ۲۸ ظہور ۱۳۳۴ ہش مطابق ۹ محرم ۱۳۷۵ھ - ۲۸ اگست ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۲

ذکر و فکر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے جلد کامیاب واپسی

سوئٹزرلینڈ کے ایک دوست کا حضور کے دست مبارک پر قبول اسلام

ہفتہ زیر اشاعت میں لنڈن سے دو خوش کن خبریں موصول ہوئی ہیں۔ اول یہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سفر یورپ سے جلد واپس تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ربوہ کی طرف سے جو نوٹ اخبار الفضل ۱۸.۸.۵۵ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں میاں صاحب موصوف اس خوشخبری کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں:-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خط لنڈن سے مجھے آج موصول ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اگست کے آخری ہفتہ میں لنڈن سے روانہ ہو رہے ہیں۔ حضور نے اس غلام کو ارشاد فرمایا ہے وہ درج ذیل ہے:-

احباب میں زور سے دعاؤں کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو اور ہماری واپسی خیریت سے ہو۔"

اسلئے احباب کرام اپنے محبوب آقا کی بخیریت واپسی کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔

جہاں تک حضور انور کے حالیہ سفر یورپ کا تعلق ہے۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ سفر ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے۔ آج سے چار ماہ قبل جب حضور نے یہ تاریخی سفر کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ تو اگرچہ اس کی اصل غرض حضور کی حالیہ شدید بیماری میں ڈاکٹری مشورہ اور علاج تھی۔ چنانچہ خدا کا ہزار ہزار شکر اور اس کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور کو صحت بخشی اور اب حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

باوجود بیماری کے شدید حملہ کے حضور انور محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے یورپ میں تبلیغ اسلام کو وسعت دینے کا بھی عزم لے کر گئے۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی قدرت نمائی سے اسے بھی بوجہ احسن پورا کرنے کے سامان کر دیئے۔

حضور ہی کی زیر نگرانی لنڈن میں مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس منعقد ہوئی اور وسعت تبلیغ کا پروگرام طے کر لیا گیا ماسوا اس کے جن ممالک میں حضور کو جانے کا موقعہ ملا تو نہ صرف نومسلموں کو اپنے مقدس آقا کی ملاقات سے تازہ ایمان نصیب ہوا بلکہ بعض دیگر سعید روحوں کی ہدایت کے سامان بھی میسر آئے۔ چنانچہ وہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے مشرف باسلام ہوئے۔

اس ضمن میں ہفتہ زیر اشاعت میں جو دوسری خوشخبری موصول ہوئی اس کے متعلق جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت اقدس ان الفاظ اطلاع دیتے ہیں:-

لنڈن ۱۲ اگست۔ یہ خبر جماعت احمدیہ میں خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ کل ایک سوس دوست جن کا نام "Mr. Studer" ہے۔ اور جو حضور کے ہمراہ بطور گائیڈ سوئٹزرلینڈ سے آئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ اخلاص میں ترقی دے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طہارت اور بلند اخلاق کا ایک بین ثبوت ہے۔ کہ ایک غیر ملکی شخص جو طبع سعید رکھتا تھا چند ہفتے حضور کی صحبت حاصل ہونے پر آغوش اسلام میں آ گیا یہ نومسلم دوست اپنی زبان جرمن کے علاوہ اطالوی۔ انگریزی۔ فرانسیسی اور ڈچ بھی جانتے ہیں۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔"

یہ تو خدا تعالیٰ کے احسانات اور اس کے فضلوں کا مختصر ذکر ہے جو اس نے ہمارے مقدس امام کے شامل حال فرمائے اور آئندہ بھی فرمائے گا۔ لیکن مخلصین جماعت کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و درازی عمر کے لئے درد بھری دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اور اپنے ایمان اور خدمت دین کی طرف زیادہ توجہ سے منہمک ہو جائیں۔ خود نیکیوں پر قائم ہوں دوسروں کو قائم رکھیں ہر قسم کے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ کیونکہ یہی چیز خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسلام و احمدیت کی فتح و نصرت کے وعدے بہر حال پورے ہو کر رہیں گے مبارک ہیں وہ وجود جن کی کوششیں اس وقت کو قریب سے قریب تر لانے میں وقف ہوں۔

(م - ح)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

لنڈن ۱۲ اگست۔ کل اور آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت قدرے ناساز رہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو رات بے خوابی کی تکلیف رہی جس کی وجہ سے طبیعت میں کافی کمزوری محسوس ہوتی رہی۔ لیکن باوجود اس کے خطبہ جمعہ حضور نے خود ارشاد فرمایا۔ جس میں سورۃ اخلاص کے معارف بیان فرمائے۔

کل ایک سوس دوست جن کا نام Mr. Studer ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہوئے۔

۱۴ اگست صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا کہ "طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ پچھلے دنوں کھانسی کی شکایت تھی۔ لیکن اب کھانسی ہلکی ہے کبھی شاذ کے طور پر اٹھتی ہے۔ نزلہ سے بھی اب آرام ہے" الحمد للہ۔

۱۵ اگست۔ صحت کا دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا کہ طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

۱۷ اگست۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان کے لئے جو برقیہ ارسال فرمایا اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

"چونکہ ڈاکٹروں نے مجھے مکمل طور پر آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جب تک ڈاکٹر مجھے کام کرنے کا مشورہ نہ دیں اس وقت تک کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور صدر انجمن احمدیہ کراچی کو یہ اختیار دیتا ہوں کہ وہ میری بجائے کام کرتی رہیں: خلیفۃ المسیح"

لنڈن ۱۸ اگست۔ حضور نے فرمایا "صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ کھانسی بہت حد تک دور ہو چکی ہے۔ اب ہلکی سی باقی ہے۔ نزلہ کو بھی افاقہ ہے۔ فالج کی وجہ سے جو رکنت جسم میں آ گئی تھی بہت حد تک دور ہو چکی ہے۔ اب بیماری صرف اس رنگ میں ہے کہ اگر زیادہ بولوں یا غور کروں تو تھکان ہو جاتی ہے۔ ابھی میں اس قسم کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ ویسے خدا تعالیٰ کے فضل سے اب حالت اچھی ہے۔ ڈاکٹروں کا بھی مشورہ ہے کہ اگر کوئی تشویش والی بات نہ ہو۔ اور آرام کیا جائے تو انشاء اللہ یہ تکلیف بھی جاتی رہے گی اور مکمل صحت ہو جائے گی۔"

قادیان ۲۵ اگست۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے لاہور سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے واپسی سفر کے بارہ میں جو اطلاع محترم امیر صاحب قادیان کو دی ہے وہ اس طرح ہے:-

"حضرت صاحب کا موجودہ پروگرام یہ ہے کہ حضور لنڈن سے ۲۶ اگست کو چل کر رستہ میں زیورچ اور روم اور بیروت ٹھہرتے ہوئے ۷ ستمبر کو انشاء اللہ کراچی پہنچیں گے۔ اور پھر تین ہفتہ کے قریب کراچی میں آرام کر کے ستمبر کے آخر یا اکتوبر کے شروع میں ربوہ تشریف لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ خیریت اور بامرادی سے واپس لائے۔"

احباب جماعت اپنے محبوب امام کی صحت و سلامتی کے ساتھ واپسی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

آریہ سماج اور عیسائی

حیدر آباد ۲۵ جولائی۔ کرشنا مورتی صاحب صدر حیدر آباد سوشل شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن نے کہا کہ ماضی قریب میں حیدر آباد میں دس لاکھ ہریجنوں کو عیسائی بنایا جا چکا ہے آریہ سماج کی جوابی سرگرمیاں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ کیونکہ عیسائیوں کے پاس بہت روپیہ ہے۔ (پرتاپ ۲۷/۷/۵۵)

بعد ازاں حیدر آباد کی آریہ سماج کی طرف سے صدر جمہوریہ کی خدمت میں تار دیا گیا کہ عیسائیوں کو روکا جائے۔ انہوں نے کئی لاکھ ہریجنوں کو عیسائی بنا لیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر آریہ سماج کی تحریک مردہ ہو چکی ہے۔ اور لوگوں کو اس کی سرگرمیوں سے دلچسپی نہیں۔ اس لئے وہ اسے روپیہ نہیں دیتے۔ تو کیا صدر جمہوریہ دوسرے مذاہب کو ان کے جائز حق تبلیغ سے روک دیں۔ کیا آریہ سماج کی طرف سے یہ کھلا اعتراف شکست نہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس دلائل نہیں البتہ بزعم اکثریت وہ اقلیتوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔

آئین ہند کی بنیاد حریتِ مذہب و تمدن و زبان اور تقریر و تحریر پر ہے۔ اور جس سیکولرازم کی بنیاد ملک کے ہاتھوں رکھی گئی ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں کیونکر اس کا استیصال کر سکتے ہیں۔ نہ معلوم کس زعم پر وہ حکومت کو ایسی باتیں لکھتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ پریس اور عوام میں وہ اپنی زندگی کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ ان کی چیخ و پکار ان کو اس قوم کے مشابہ قرار دیتی ہے جس نے کہا تھا ہم تو لڑائی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہماری حفاظت کے لئے فوج بھی ساتھ روانہ کی جائے۔

بھارت و تعدد ازدواج

ٹیریٹوریل افواج کے قوانین کی یہ ترمیم گزٹ کی گئی ہے کہ بھرتی ہونے والا امیدوار اگر ایک سے زیادہ بیویاں رکھتا ہو تو حکومت کی منظوری کے بغیر اسے بھرتی نہیں کیا جا سکتا اس سے قبل یہ اعلان ہو چکا ہے کہ بیرون ملک کی ملازمتوں میں ایک سے زیادہ بیویوں والوں کو نہیں لیا جائے گا۔

ہمارے نزدیک یہ طریق کار سیکولرازم کی روح کے منافی ہے۔ کوئی شخص ایک شادی کرے یا ایک سے زیادہ یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ اس لئے اس بنا پر اسے سول یا فوجی ملازمت کے فوائد سے محروم کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں مشہور ہے کہ حضرت کرشن جی مہاراج کی بہت سی گوپیاں تھیں۔ اور حضرت رام چندر جی کے پتا جی کی کئی بیویاں تھیں۔ اور حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب کی کئی بیویاں تھیں۔ سو حکومت کی طرف سے اس امر کی پابندی لگانا کہ جس پر ہندوؤں۔ سکھوں مسلمانوں عیسائیوں اور یہودیوں کے اوتار عمل پیرا رہے کسی طرح بھی قابلِ تعریف فعل شمار نہیں کیا جا سکتا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر ہفتہ وار اخبار "آزاد نوجوان" مدراس جو سلسلہ کے مخلص کارکن ہیں بخار اور کھانسی کے عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب کرام انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

۲۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبشر اسلامی فلسطین تحریر فرماتے ہیں کہ غالباً نومبر میں واپسی ہو گی احباب دعا فرمائیں کہ روانگی سے قبل اللہ تعالیٰ ندا المنادی حصہ چہارم کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز احباب اس مجاہد کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرماتے رہیں

۳۔ محترمہ مجمی محبوب صاحبہ لدابلگنڈہ کی کھانسی بیمار ہیں۔ بیماری کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ ملک رشید احمد صاحب کے والد ملک عزیز احمد صاحب نامال لاہور میں بیمار ہیں کامل شفا یابی کیلئے درخواست دعا ہے مرزا عبدالمنان صاحب راحت کراچی کی رفع مشکلات کے لئے۔ حضرت کرنولی صاحب دکن میں بلڈ پریشر اور ضعف کے دوروں سے محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب، سکندر آباد دکن سینہ کی تکلیف سے مکرم سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت یادگیر بھی بعض عوارض سے بیمار ہیں احباب سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۴۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اخبار الفضل میں مطبوعہ اپنے خاص نوٹ کے ذریعہ مختلف عوارض میں مبتلا مندرجہ ذیل احباب کے لئے ✻ دعا کی تحریک فرمائی ہے:۔

۱۔ مولوی عبدالمغنی صاحب سابق ناظر بیت المال لاہور میں ۲۔ حکیم فضل الرحمان صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ و حال افسر لنگر خانہ ربوہ۔ ۳۔ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر بیت المال قادیان۔ ۴۔ شیخ نذیر احمد صاحب برادر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ ۵۔ ملک عزیز احمد صاحب ابن بابو نور الدین صاحب۔ ۶۔ مخدوم نذیر احمد صاحب آف میانی۔ ۷۔ محترم قاضی محمد ظہور الدین اکمل لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ "میں جنوری سے غیر معمولی عوارض و امراض میں مبتلا ہو کر سخت کمزور ہو چکا ہوں دعا صحت کاملہ و بالخیر مع الایمان

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۷ اگست۔ مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے محلہ جات کا دورہ کر کے بارش سے جن مکانات کو نقصان پہنچا تھا ان کا جائزہ لیا۔ اور مناسب ہدایات دیں۔ چونکہ بارش کے دوران میں مکانات کے پردے وغیرہ گر رہے تھے۔ خدام نے سامان محفوظ جگہوں پر منتقل کیا۔

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت میجر ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب نے بی۔ اے آنرز فلاسفی کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے۔ اور یونیورسٹی میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

قادیان ۲۰ اگست۔ مکرم رحیم بخش صاحب امریکن نے زیر صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت صداقتِ حضرت مسیح موعود پر تقریباً پون گھنٹہ تقریر کر کے احباب کو محظوظ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے جوش کو اسلام کی اشاعت کا موجب بنائے۔ آمین۔

قادیان ۲۰ اگست۔ حضرت اماں جی کی وفات پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں جو تعزیتی تار بھیجا گیا۔ اس کا جواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے امیر صاحب مقامی کے نام ان الفاظ میں ارسال فرمایا ہے۔

" آپ کی طرف سے اور جملہ درویشان کی طرف سے حضرت اماں جی رض کی وفات حسرت آیات پر تعزیت کی تار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ عالیہ میں موصول ہوئی۔ آپ سب اصحاب کی ہمدردی کا شکریہ۔ حضرت اماں جی رض کا وجود بے شک ایسا وجود تھا جس کی جدائی کا ہر احمدی کو افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات کو بلند کرے اور ہمیں ان کی خوبیوں اور خدمتِ دین کے جذبہ کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

قادیان ۲۰ اگست۔ مکرم شیخ محمد حسین صاحب والد مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز شیخوپورہ سے قادیان میں کچھ عرصہ کے لئے قیام کیواسطے تشریف لائے ہیں۔ ابھی تک بدستور بیمار و ضعیف ہیں۔ احباب ان کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان۔ ۲۲ اگست۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ و مکرم قریشی عطاء الرحمن صاحب ناظر بیت المال بکار سلسلہ بٹالہ گئے۔

زائرین مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے:۔

(۱) ۱۵ اگست۔ احمد نگر (جھنگ) سے قریشی عبدالرحمن صاحب (۲) ۱۶ اگست۔ اوکاڑہ سے عبدالرشید صاحب۔ محمد امین صاحب۔ اور ربوہ سے مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی (از اقارب میاں جلال الدین صاحب) (۳) ۱۷ اگست لاہور سے محمد احمد صاحب خلف حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مع اہل و عیال و خلیل احمد صاحب ضلع سیالکوٹ سے میاں کتبو صاحب (خسر میاں عبدالکریم صاحب) (۴) ۱۸ اگست۔ ضلع لائلپور سے عبداللہ صاحب (از اقارب غلام احمد صاحب سٹھیالوی)، لاہور سے حمید احمد صاحب۔ ربوہ سے خدا بخش صاحب (از اقارب عبدالکریم صاحب) ضلع ملتان سے محمد شاہ صاحب مکرمہ نیشو صاحبہ و مکرمہ عائشہ صاحبہ (زوجہ۔ والدہ۔ تائی و پھوپھی عمر الدین صاحب) (۵) ۱۹ اگست لاہور سے عنایت اللہ صاحب (۶) ۲۰ اگست۔ لاہور سے عبدالغنی صاحب مع اہل و عیال (۷) ۲۱ اگست۔ لاہور سے ملک سعادت احمد صاحب

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:۔

(۱) ۱۵ اگست۔ مولوی بشیر احمد صاحب محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ مع بچگان۔ (۲) ۱۶ اگست۔ حکیم عبدالقدیر صاحب کاغانی۔ محمد شریف صاحب۔ محمد امین صاحب اور عبدالرشید صاحب و محترمہ راشدہ ملک صاحبہ (۳) ۱۷ اگست۔ حمید اللہ صاحب و ملک عصمت اللہ صاحب (۳) ۱۸ اگست۔ کریم الدین صاحب و چوہدری صدر الدین صاحب (۴) ۲۰ اگست۔ خلیل احمد صاحب محمد احمد صاحب و خدا بخش صاحب (۵) ۲۱ اگست محمد شاہ صاحب۔ محترمہ نیشو صاحبہ و محترمہ عائشہ صاحبہ۔

> ### کلام سید الانام
>
> ابو امامہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے آدم کے بیٹے جو مال تیری ضرورت سے زیادہ ہو اگر وہ تو خدا کی راہ میں خرچ کر دے تو بہتر ہے۔ اگر نہ خرچ کرے تو تیرے حق میں بُرا ہے اور گذارہ کے قابل مال اپنے پاس رکھنا کوئی قابل ملامت امر نہیں۔ اور جب تو خرچ کرے تو اپنے گھر والوں سے ابتدا کر اور یاد رکھ دینے والا ہاتھ بہتر ہے لینے والے ہاتھ سے۔ (مسلم)

ولادت:۔ میرے بھائی جناب زین العابدین صاحب جو ۱۹۴۳ء میں چھ ماہ تک حفاظت مرکز قادیان کی خدمت کر چکے ہیں کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ عزیز کا نام وسیم احمد رکھا گیا ہے۔ احباب کرام سے بچے کی درازیٔ عمر اور سلسلہ کا خادم بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد عمر ماہ بادی طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی تمام برکات اطاعت اور تنظیم سے وابستہ ہیں

آپ لوگ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح بن جائیں اور اسلامی تعلیمات کو تمام دنیا میں پھیلانے کا عزم کر لیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم جولائی ۱۹۵۵ء ۔ بمقام ہیگ (ہالینڈ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم جولائی ۱۹۵۵ء کو ہیگ میں انگریزی زبان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کا ترجمہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

برادران۔ کل صبح میں آپ کے ملک سے جا رہا ہوں۔ اور

طبعی طور پر

یہ جدائی مجھے شاق گزر رہی ہے۔

افسوس ہے کہ میں یہاں ایسے وقت میں آیا۔ جبکہ میں بیمار تھا۔ اور اس بیماری کی وجہ سے میری نظر کان اور قوت یادداشت کافی حد تک اثر پذیر ہیں اس لئے میں احباب کے چہروں اور ان کے ناموں کو بہت جلد بھول جاتا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے بھائی یہ محسوس نہ کریں۔ کہ میں ان کی طرف توجہ نہیں کرتا حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میں بعض اوقات ان کے چہروں کو بھول جاتا ہوں۔ اور دوسروں سے پوچھتا ہوں کہ "وہ صاحب کون ہیں"۔ پس یہ بات صرف میری

بیماری کی وجہ سے

ہے۔ عدم توجہ کی وجہ سے نہیں ہے۔

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بیماری خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ حالانکہ درحقیقت بیماری خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ بلکہ خود ہماری غلطیوں کی وجہ سے آتی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ میری بیماری اس سخت کام کی وجہ سے آئی ہے۔ جو میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کیا تھا۔ تقریباً ایک ماہ تک میں ساری ساری رات پڑھتا رہا۔ اور لیکچروں کی تیاری کے لئے نوٹ لیتا رہا۔ اور میری اس عمر کے لحاظ سے یہ بہت زیادہ کام تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں اس سے قبل بہت زیادہ کام کرتا رہا ہوں۔ لیکن اب میری صحت ویسی نہیں ہے۔ جیسی جوانی کے ایام میں تھی۔ ایک ڈاکٹر نے مجھے بتلایا۔ کہ اگر چند سال قبل مجھے اس قدر کام نہ کرنے کا مشورہ دیا جاتا۔ تو غالباً اس بیماری کا حملہ نہ ہوتا۔

برادران۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر کب ہم ایک دوسرے سے ملیں گے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ ہمارے دل ہمیشہ ایک دوسرے کے قریب رہیں گے۔

میں یہاں تھوڑے عرصہ کے لئے آیا تھا اور جلد ہی آپ لوگوں سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اور موجودہ حالات میں میں یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ دوبارہ جلد آپ کے پاس آسکوں گا۔ اگرچہ میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ سفر سے واپسی پر ایک دو دن کے لئے یہاں

مسجد کی افتتاحی تقریب

میں شمولیت کے لئے آؤں گا۔ اگر ایسا ہوا تو امید کرتا ہوں کہ تقریباً ایک ماہ تک میں ایک دو دن کے لئے یہاں آؤں گا۔ اور دوبارہ آپ سے ملکر اپنے دل کو خوش کر سکوں گا۔

برادران۔ چونکہ میں ایک دور دراز کے مقام پر رہتا ہوں۔ اس لئے یہ بات آپ لوگوں کے لئے بہت مشکل ہے۔ کہ آپ کثرت سے میرے پاس آسکیں۔ اس لئے یہ بات میرے لئے بھی اس عمر میں اور اس بیماری کی حالت میں ناممکن ہے۔ کہ میں تمہارے پاس بار بار آسکوں۔ اس لئے طبعی طور پر میری یہ خواہش ہے کہ جو کچھ میں کہوں۔ وہ آپ اچھی طرح

یاد رکھیں

اگر میں آپ لوگوں کے پاس بار بار آنے کے قابل ہوتا تو میں خیال کرتا کہ جو کچھ میں اب کہتا ہوں انہی باتوں کو میں اپنی دوبارہ آمد کے موقعہ پر دہراؤں گا۔ لیکن چونکہ دوسرا موقعہ ابھی بہت فاصلہ پر ہے اس لئے طبعی طور پر میری یہ

انتہائی خواہش

ہے کہ جو کچھ میں آپ سے کہوں آپ اس کو یاد کریں اور اس بلند معیار تک پہنچ جائیں جو اسلام آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ لوگ اس کے لئے کوشش کریں۔ تو آسانی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ایسی جماعت جس میں مسٹر صادق دانلڈر لینڈ اور مسٹر عبداللطیف ڈی ہائن جیسے جوشیلے کارکن موجود ہوں۔ وہ ضرور ایسا کر سکتی ہے۔ یہ نوجوان اپنے یقین اور ایمان میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ انسان ان کے چہروں سے ہی اس جوش کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ جو ان کے دلوں میں اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے پایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی

دنیا میں سچائی آتی ہے

تو وہ ہمیشہ ایک بیج کی طرح آتی ہے۔

جب میں نوجوانی کو پہنچا۔ تو اس وقت میں نے اپنا ایک اخبار "الفضل" نامی جاری کیا بلکہ اس سے بھی پہلے جب میں صرف چودہ سال کی عمر کا تھا۔ تو میں نے ایک ماہوار رسالہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نکالا تھا۔ اور

پہلا مضمون

جو میں نے اس میں لکھا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ تم یہ نہ دیکھو کہ اس وقت کتنے احمدی ہیں۔ بلکہ تم قدرت کے کام کی طرف دیکھو تم دیکھتے ہو۔ کہ یہ بڑے بڑے جنگلات جو سینکڑوں میل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ صرف چھوٹے سے بیج سے شروع ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایک چھوٹا سا بیج اس زمین میں بویا گیا۔ اور اس نے اس زمین میں جڑیں پکڑ لی ہیں۔ اور اب اس سے ایک

عظیم الشان درخت

پیدا ہوا ہے۔ مگر آئندہ اس درخت سے اور بیج پیدا ہوں گے اور وہ زمین پر گریں گے۔ اور ایک درخت کی جگہ کئی درخت اُگیں گے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ ان چھوٹے چھوٹے بیجوں سے بڑے بڑے باغات پیدا ہو جائیں گے۔ یہی حالت سچائی کی ہوتی ہے۔ جب میری عمر انیس سال کی تھی۔ تو احمدیوں کی تعداد صرف چند سو تھی اس وقت میں نے کہا کہ "اگرچہ اس وقت ہم صرف چند سو ہیں۔ لیکن ایک وقت آئے گا۔ جبکہ ہم ہزاروں پھر لاکھوں پھر کروڑوں کی تعداد میں ہو جائیں گے"۔ اب تم اس زمانہ پر جس وقت ہم نے یہ مضمون لکھا نظر ڈالو۔ اور

جماعت کی موجودہ حالت

کو دیکھو تمہیں پتہ لگے گا۔ کہ ہماری جماعت نے کیسی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔

ایک جلسہ سالانہ میں جبکہ قادیان میں احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آئے۔ ان کی تعداد صرف سات سو تھی۔ لیکن اب ہر سال

جلسہ سالانہ پر پچاس ہزار لوگ

صرف اس کے شاگرد اور خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے۔ اس زمانہ میں ان سات سو میں کوئی ایک بھی غیر ملکی نہیں تھا۔ لیکن اب

اس زمانہ میں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر افریقہ۔ امریکہ یورپ اور کئی دوسرے ممالک کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ وہ صرف اس لئے جوق در جوق آتے ہیں۔ تاکہ وہ آقا کو نہیں بلکہ اس کے شاگرد کو دیکھیں۔ اور بانیٔ جماعت کو نہیں بلکہ اسکے خلیفہ کی زیارت کریں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ہر قوم کے لوگوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ڈال دی ہے۔ لیکن ابھی صرف ابتداء ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب ہے۔ جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا میں پڑھ رہا تھا۔ لیکن اب میں نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ اب میری آنکھیں کمزور ہیں۔ اگرچہ صرف چار ماہ گذرے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میں نے بعض اوقات پوری پوری رات بیٹھ کر تقریباً ایک سو کتب کا مطالعہ کیا تھا لیکن اب میں ایک صفحہ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ بہرحال ایک دن میں حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی کتاب (تذکرہ) پڑھ رہا تھا۔ کہ ایک جگہ آپؑ کی یہ تحریر نظر آئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ میرے

ماننے والے بڑھنے

شروع ہوں گے۔ اور وہ تمام دنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور وہ اس قدر ترقی کریں گے۔ کہ دوسرے مذاہب یعنی عیسائیت۔ ہندومت اور بدھ مت وغیرہ کے ماننے والے میری جماعت کے مقابلہ میں چھوٹے چھوٹے گروہ بن کر رہ جائیں گے۔

پس یہ پچاس ساٹھ ہزار لوگ جو ہر سال میری زیارت اور میری باتیں سننے کے لئے مرکز میں آتے ہیں۔ ان

لوگوں کے مقابلہ

میں جو آئندہ ہمارے مرکز میں بانیٔ جماعت احمدیہ سے عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے آئیں گے کچھ بھی نہیں۔

پس میں امید کرتا ہوں آپ لوگ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک آلہ بن جائیں گے۔ اور اس کی تعلیمات کو اس ملک میں پھیلائیں گے۔ اور یہ

بات اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک آپ لوگ اپنے آپ کو منظم نہیں کر لیتے۔ یہ بات یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی تمام برکات

اطاعت اور تنظیم

سے وابستہ ہیں۔ آپ لوگ ابھی تک اسلام کی تعلیمات سے ناواقف ہیں۔ لیکن یہ ناواقفیت ان مبلغین کے ذریعہ سے جو ہم یہاں پر بھیجیں گے۔ انشاء اللہ جلد دور ہو جائیگی۔

دنیا نے کوشش کی کہ وہ موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو ناکام بنا دے۔ لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہی۔ دنیا نے ہٹلر کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ اس میں کامیاب ہو گئی۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ کی تائید

اس کے ساتھ نہ تھی۔ اگر خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا تو وہ ضرور روس اور امریکہ کی فوجوں کو تباہ کر دیتا اور اس کو فتح نصیب کرتا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ نصرت حاصل نہیں ہوئی۔ اس لئے ثابت ہو گیا کہ ہٹلر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی طرح خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں میں سے نہ تھا۔ اگر ہٹلر جیسا انسان لوگوں کو منظم کر سکتا ہے۔ تو تم جو ایک سچے مذہب کے ماننے والے ہو کیوں منظم نہیں ہو سکتے۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو یہ تمہاری اپنی غلطی ہے۔ پس اس موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور

اپنے آپ کو منظم کرو

تم اپنے میں سے مختلف ممبروں کو مثلاً تبلیغ اور تعلیم، استقبال اور غرباء کی خبر گیری کے لئے انتخاب کرو۔ اور یہ خیال رکھو کہ تم تھوڑے ہو۔ تم پر بھی ضروری فرائض عائد ہیں۔ جو کثیر التعداد افراد پر عائد ہوا کرتے ہیں مرکز میں ہمارے پاس ہر روز کثرت کے ساتھ مہمان آتے رہتے ہیں۔ جن کا کھانا اور رہائش کا انتظام جماعت کرتی ہے۔ اس طرح دوسرے زلزلہ زدگان اور یتیم بچے ہیں۔ جن کا تمام خرچ جماعت برداشت کرتی ہے۔

اس وقت تم دنیا کے سب سے بڑے ملک امریکہ میں بھی یہ نہیں پاؤ گے۔ کہ وہاں غرباء کو

مفت تعلیم

دی جاتی ہو۔ جیسا کہ ہمارے ہاں دی جاتی ہے ابھی مجھے ربوہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ امسال یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج صرف ۲۲ فی صدی نکلے۔ لیکن ہمارے ربوہ کی لڑکیوں کے کالج (جامعہ نصرت) کا نتیجہ ترسٹھ فی صدی رہا اور ان پاس ہونے والی طالبات میں سے اکثر وہ ہیں جن کی فیسیں ہر ماہ میں خود ادا کرتا تھا۔ وہ کالج کی فیس مہیا نہیں کر سکتی تھیں لیکن ہم نے ان کے اخراجات کو برداشت کیا۔ اور اس طرح

عورتوں کی تعلیم کو

ترقی دی۔ اس سے پہلے قادیان ایک وقت میں عورتوں کی تعلیم کا ایک بڑا مرکز تھا۔ وہاں پر کل تعلیم کا تناسب باسٹھ فی صدی تھا۔ لڑکوں کی تعلیم کا تناسب نوے فیصدی تھا۔ اور عورتوں کی تعلیم کا تناسب ستر فیصدی تھا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ کوئی قوم پردہ میں ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن ہماری طرف دیکھو کہ ہماری بچیوں کو جو عورتیں پڑھاتی ہیں۔ وہ بھی

پردہ کی پابند

ہیں۔ خود میری اپنی بیوی کالج کی پرنسپل ہے وہ عربی میں ایم۔ اے ہے۔ اور وہ اس کام کا کچھ معاوضہ نہیں لیتی۔ لیکن وہ خود بھی پردہ کرتی ہیں۔ اور لڑکیاں بھی پردہ میں رہتی ہیں۔ اگر ضرورت کے موقعہ پر کالج میں بعض مرد تعلیم کے لئے لگائے جاتے تو وہ بھی پردہ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھاتے ہیں۔ اور لڑکیاں بھی پردہ میں ہوتی ہیں۔ لیکن اسکے باوجود یونیورسٹی کے ۲۲ فی صدی نتائج کے مقابل میں ان کا نتیجہ ۶۳ فی صدی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی عورتیں

پختہ ارادہ

اور عزم کرینگی۔ وہ علم حاصل کریں گی۔ اور دنیا کو دکھا دیں گی۔ کہ پردہ میں رہ کر بھی ہر چیز حاصل کی جا سکتی ہے۔

بعض بڑے بڑے کالج ہیں۔ بعض کی گورنمنٹ مدد کرتی ہے۔ اور بعض میں امریکہ اور لنڈن وغیرہ سے آئے ہوئے پروفیسر پڑھاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کا نتیجہ صرف ۲۲ فی صدی ہے۔ لیکن ہماری عورتوں کے نتائج ترسٹھ فی صدی ہیں۔ اور یہ چیز صرف

عزم اور عملی عروج

کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اگر تم بھی مشکلات پر قابو کرنے کے لئے پختہ عزم کرلو۔ تو تم لوگوں کو یہ بتا سکتے ہو۔ کہ اسلامی قوانین ترقی حاصل کرنے میں روک نہیں ہیں۔ تم میں بعض ایسے نوجوان ہیں۔ جن کے چہرے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ پس تم پہلے پختہ ارادہ کرو کہ تم اسلامی تعلیم پر عمل کرو گے اور پھر کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو تمہیں سیدھے راستہ کی طرف چلائے۔ اگر کوئی شخص تمہاری اور تمہارے بھائیوں کی راہنمائی کرے گا۔ تو تم بھی اسی طرح کامیابی حاصل کرو گے۔ جس طرح ہماری جماعت کی لڑکیاں کامیاب ہوئی ہیں۔ پس اپنے

دلوں میں تبدیلی

پیدا کرو تاکہ خدا تعالیٰ تمہارے حالات میں تبدیلی پیدا کرے۔ تمہارے حالات تمہارے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ ان کا انحصار تمہارے دل پر ہے۔ اگر تم اپنے دلوں میں تغیر پیدا کرلو۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ کی مدد تمہارے پاس آئے گی۔ اور تم کامیابی حاصل کرو گے۔ تم سے جدا ہوتے ہوئے میں آخری بار تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے دلوں سے سستی کو دور کرو۔ اور عزم کرلو۔ کہ تم سچائی کو دنیا میں پھیلا دو گے۔ اور اس کو ہر انسان کے دل اور دماغ میں ڈال دو گے۔ اور اور اس وقت تک

چین سے

نہیں بیٹھو گے۔ جب تک تم اس کام کو سر انجام نہ دے لو گے۔ خدا تعالیٰ تمہاری بھی مدد کرے اور میری بھی۔ اگرچہ میں کمزور ہوں۔ اور بیماری کی وجہ سے میری قوت یادداشت کافی حد تک اثر پذیر ہے۔

تاہم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں جس قدر میری زندگی باقی ہے۔ اس میں سچائی کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کر سکوں۔ اور میری موت اس گھوڑے کی طرح نہ ہو جو اپنی گاڑی کے آگے گر پڑتا ہے۔ بلکہ اس گھوڑے کی طرح ہو۔ جو آخری وقت تک اپنے کام کو کرتا چلا جاتا اور گاڑی کو اپنی منزل کی طرف کھینچتا چلا جاتا ہے

میں دلی طور پر یہ چاہتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے ایسی بیماری سے محفوظ رکھے جو مجھے ناکارہ کر دے تاکہ میں اپنے

آخری سانس

تک انسانیت کی خدمت کرتا چلا جاؤں (آمین) (الفضل ۱۹ اگست ۱۹۵۵ء)

سیلاب زدگان کی امداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لندن سے ارشاد موصول ہونے پر آٹھ ہزار روپیہ مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے فوری طور ارسال کر دیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ ڈھاکہ کی زیر ہدایت ایک وفد نے امداد کا کام نارائن گنج اور دیر بھاگ کے علاقوں سے لوگوں کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا۔ کام کو وسعت دی جا رہی ہے۔

ڈیڑھ ہزار روپیہ جماعت ہائے احمدیہ ربوہ و سیالکوٹ نے بطور امداد سیلاب زدگان دیا ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے دو صد روپیہ مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ مگھیانہ کو بھجوایا ہے

اعتذار حضرت عرفانی

اکثر برادران سلسلہ کی طرف سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور اس خصوص میں میرا طرز عمل یہ رہا ہے کہ ہر خط کا مناسب جواب دیتا ہوں۔ لیکن اواخر اپریل ۱۹۵۵ء سے میں اکثر بیمار چلا جا رہا ہوں۔ اور بعض مخلص ترین احباب کے خطوط کا جواب بھی نہیں دے سکا۔ الا ماشاء اللہ۔

بعض خطوط سلسلہ کی تاریخ کے واقعات اور الہامات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ کی تصحیح یا ان کے متعلق مزید روشنی کے لئے مستفسرانہ آتے ہیں۔ اور میں باوجود خواہش کے جواب نہیں دے سکتا۔ اس لئے مجبوراً اعلان کرتا ہوں کہ اگر سر دست میں کسی بزرگ کے خط کی رسید یا جواب نہ دے سکوں۔ تو وہ میری علالت کی وجہ سے معذور سمجھیں سلسلہ تالیف میں قلم رکھ تو نہیں دیا مگر رفتار بہت سست ہے اور وہ بھی اس لئے نہیں رکھتا کہ اسی تمنا میں مرنا چاہتا ہوں کہ قلم ہاتھ میں ہو جب پیغام حاضری آئے۔ آمین۔

پس اپنے مخلص احباب سے امید پذیرائی پر معذرت کرتا ہوں اور طالب دعا ہوں۔ خاکسار عرفانی (ذیل سکندرآباد دکن)

نوٹ:۔ احباب ایسے مفید وجود کے لئے خاص طور پر باصحت درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زیر نگرانی

لنڈن میں مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس

کانفرنس میں پیشکردہ جرمن مشن کی رپورٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

جرمن مشن

جرمن مشن کا صدر مقام ہیمبرگ ہے۔ اس مشن کا قیام جنوری ۱۹۴۹ء میں ہوا۔ ان ڈیڑھ سال کے عرصہ میں تبلیغ کے کام کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کی مختلف ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے کوشش کی گئی۔ شروع میں جرمن زبان نہ جاننے کی وجہ سے دقت رہی۔ لیکن پوری کوشش کے ساتھ جلد از جلد زبان میں بفضلہ تعالیٰ اس حد تک ملکہ پیدا کر لیا کہ تقاریر اور گفتگو کے ذریعہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے قابل ہو گیا۔ مندرجہ ذیل ذرائع تبلیغ کے اختیار کئے جاتے ہیں۔

(۱) انفرادی تبلیغ۔ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب کو مشن ہاؤس میں مدعو کر کے تبلیغ کی جاتی رہی .... جس کے لئے اکثر احباب کو چائے اور کھانے کی دعوتیں دی جاتی رہیں۔ اس طرح ان کے مخصوص رجحانات اور خیالات کو [illegible] کر کے اس کے پیش نظر اسلامی نظریات اور تعلیمات پیش کرنے کے مواقع ملتے رہے۔ آہستہ آہستہ اس سلسلہ میں اب معتد بہ اضافہ ہو چکا ہے۔ اور مہمان نوازی کا کام بہت بڑھ چکا ہے۔ یہ تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا کرنے کے لئے بہت مؤثر ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب اپنے مکان پر بھی مدعو کرتے ہیں۔ اور اس طرح بھی مل کر انہیں تبلیغ کی جاتی ہے۔

(۲) اجتماعی تبلیغ۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ دلچسپی رکھنے والے احباب کو گروہوں کی صورت میں مشن ہاؤس میں مدعو کر کے تبلیغ کی جاتی ہے۔ مثلاً ایک وقت میں ۶ احباب کو اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ دوستوں کو ایک وقت میں مدعو کر کے ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح علیحدہ علیحدہ میں گفتگو کا طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ طریق بھی مؤثر طور پر کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔

(۳) تبلیغی اجلاس۔ باقاعدگی کے ساتھ اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے دلچسپی رکھنے والے احباب کو دعوت نامے بھیجے جاتے ہیں۔ اور اخبارات میں اعلانات کے ذریعہ نئے احباب کو شمولیت کے لئے دعوت دی جاتی ہے۔ ہر اجلاس کے لئے ایک مضمون مقرر ہوتا ہے۔ جس پر کم و بیش ۴۵ منٹ تقریر کی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد احباب کو سوالات کے لئے وقت دیا جاتا ہے۔ اور سوال و جواب کا سلسلہ دیر تک جاری رہتا ہے۔ اس وقت تک کم و بیش مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر ہو چکی ہیں۔

تعلیم اسلام۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ اسلام اور عیسائیت۔ اسلام میں عورت کا درجہ۔ اسلام کی اخلاقی تعلیم۔ اسلام اور امن عالم۔ اسلام بطور عالمگیر مذہب کے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سلسلہ خدا کے فضل و کرم سے باقاعدگی سے جاری ہے۔ اور اس کے خوش کن نتائج نکل رہے ہیں۔

(۴) سوسائٹیز کے زیر اہتمام تقاریر:- جرمن میں مشہور شہروں میں برٹش پریس سنٹر قائم ہیں۔ ان کی دعوت پر ہیمبرگ میں کئی مرتبہ مختلف مضامین پر تقاریر ہو چکی ہیں۔ اس سال جنوری میں بھی ان کی دعوت پر "اسلام حقیقت میں" کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اس کے علاوہ امریکہ ہاؤس والوں نے بھی کئی مرتبہ تقاریر کا انتظام کیا۔ ہیمبرگ سے باہر بھی متعدد مقامات پر ان دونوں کے زیر اہتمام تقاریر ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ عیسائی سوسائٹیز نے ہیمبرگ اور ہیمبرگ سے باہر کئی مرتبہ تقاریر کے لئے مدعو کیا۔ کئی ایک علمی اداروں نے اپنے ہاں تقاریر کا انتظام کیا۔ [illegible] [illegible] کے زیر اہتمام ایک نہایت کامیاب تقریر ہوئی۔ اس کے علاوہ نیور مبرگ یونیورسٹی میں ایک تقریر ہو چکی ہے۔ اب اکتوبر میں انہوں نے پھر تقریر کی دعوت دی ہے۔

(۵) پریس انٹرویو۔ تقاریر کا ذکر اکثر اخبارات میں ہوتا ہے۔ اور اس طرح خدا کے فضل و کرم سے دور دور تک اسلام کا نام پہنچ جاتا ہے۔ ہر تقریر کے موقعہ پر پریس والوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ اور وہ بعض اوقات تو خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوتے ہیں۔ کہ جب اسلام کو ہم پیش کرتے ہیں۔ اس میں دنیا کی مشکلات کا حل مضمر ہوتا ہے۔ اور پھر وہ اسلام کی عالمگیر اور پُر امن تعلیمات سے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہیمبرگ کے ایک مشہور اخبار [illegible] میں میری ایک تقریر کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ اس اخبار میں شائع کئے:-

"احمدیہ مشن کے انچارج مسٹر عبداللطیف نے اسلام کی معقول تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ ایم۔ سی کے نوجوان اراکین کے ساتھ نہایت قابل فہم رنگ میں تبادلہ خیالات کیا"۔

اس کے علاوہ بیسیوں انٹرویو شائع ہو چکے ہیں۔ جرمن نیوز ایجنسی کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ میں خدا کے فضل سے کافی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک مضمون اسلام اور احمدیت کے ذریعہ اپنے بلٹین کے ذریعہ جرمن کے تمام مشہور روزانہ ہفتہ وار اخبارات کو پہنچایا۔ جس کو بعض اخباروں نے من و عن اور بعض نے خلاصۃً شائع کیا۔ جس کے نتیجہ میں جرمن بھر میں خدا کے فضل و کرم سے ہمارے کام کی شہرت ہوئی۔ اور حلقۂ واقفیت میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ ہر اہم موقعہ پر وہ پورے طور پر تعاون کرتے ہیں۔ اور ہماری تقاریر کا مؤخذ [illegible] میں بعض دفعہ تقاریر کے ساتھ اور بعض اوقات صرف ([illegible]) کی شکل میں اخبارات کو پہنچاتے ہیں۔ یہ جرمنی کی مشہور ترین پریس ایجنسی ہے۔ جن کے ساتھ مشن کے خدا کے فضل و کرم سے نہایت اچھے تعلقات ہیں۔ اور وہ ہمارے کام کی اہمیت کو ہر اہم موقعہ پر تسلیم کرتے ہیں۔

(۶) یورپین مشنرز کانفرنس۔ گزشتہ سال نومبر میں ہیمبرگ میں یورپین مشنرز کی سالانہ کانفرنس ہوئی۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغ کے سلسلہ میں ایسے طور پر پروپیگنڈا کیا گیا کہ پریس کانفرنس امید سے بڑھ کر کامیاب ثابت ہوئی۔ ہیمبرگ کے سب روزنامہ اخبارات نے فوٹوؤں کے ساتھ کانفرنس کا ذکر کیا۔ جس میں یہاں تک لکھا کہ اسلام اب دنیا کو فتح کرنے کے ارادہ سے حملہ آور ہے۔ ایک اخبار نے اس کانفرنس کو عیسائی دنیا کے لئے چیلنج کے مترادف قرار دیا۔ اور اکثر اخبارات نے اسلامی تعلیمات کو جن کا ہم نے ذکر کیا۔ خلاصۃً شائع کیا۔

اس موقعہ پر ایک تبلیغی جلسہ بھی کیا گیا جس کا پروپیگنڈا وسیع طور پر پوسٹروں اور اخبارات میں اعلانات کے ذریعہ اور ذاتی دعوت ناموں کی صورت میں کیا گیا۔ یہ جلسہ ایک سکول کے ایسے ہال میں کیا گیا۔ حاضرین کا یہ حال تھا کہ وقت سے پہلے ہی تمام ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ دراندہ میں کرسیاں اور ڈسک رکھنے پڑے۔ پھر بھی کثرت سے لوگوں کو کھڑا رہنا پڑا۔ اس جلسہ میں اسلام کے اہم پہلوؤں اور تعلیمات کے بارہ میں تمام مشنریوں نے تقاریر کیں۔ اس کانفرنس کا ذکر جرمنی کی تمام جیدہ جیدہ اخبارات کے علاوہ ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، سپین کے اخبارات میں بھی چرچا ہوا۔ اور بعض دیگر ممالک میں بھی ذکر ہوا۔ اس کے نتیجہ میں سرف دلچسپی رکھنے والے احباب کا حلقہ وسیع ہوا۔ بلکہ بعض احباب نے اسلام بھی قبول کیا۔ اس وقت تبلیغ کی کامیابی کے سلسلہ میں یہ کانفرنس مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور اس سلسلہ کا جاری رہنا ازبس ضروری ہے۔

(۷) ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ۔ اس وقت تک چار دفعہ بفضلہ تعالیٰ ہیمبرگ کے ریڈیو کے ذریعہ ہمارے انٹرویو نشر ہو چکے ہیں۔ جرمنی کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ ہیمبرگ ریڈیو کے ذریعہ دنیا کی فضا میں اسلامی اذان عربی میں گونجی۔ اور اسلامی تعلیمات سے جرمن زبان روشناس ہوئی۔ ایک موقعہ پر برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب جو اس وقت لنڈن مسجد کے امام تھے کا اسلام کے متعلق انٹرویو بھی ریڈیو پر نشر ہوا۔ جس میں ترجمہ کی خوبی کو تسلیم کیا گیا۔ ریڈیو کے ذریعہ بھی حلقہ واقفیت میں معتد بہ اضافہ ہوا۔

(۸) تصنیفات۔ گزشتہ سال جرمن زبان میں قرآن کریم کا جو ترجمہ شائع ہوا۔ اس کی ایک معقول تعداد جرمن میں بھی فروخت ہو چکی ہے۔ ہمارے ترجمہ پر جرمن کے اخبارات اور علمی رسالوں میں کئی ایک ریویو شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں دیگر اہم امور کے علاوہ قرآنی تعلیمات کی خوبیوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب جرمن زبان میں شائع ہو چکی ہیں۔

(۱) اسلام کا اقتصادی نظام۔ تصنیف حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ۔

(۲) میں کیوں اسلام کو مانتا ہوں۔ تقریر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ۔

(۳) میرا ایمان (My Faith) تصنیف چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

(۴) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تصنیف خاکسار۔ علاوہ ازیں What is Islam کے موضوع پر ایک مفصل ٹریکٹ اسلامی تعلیمات پر مشتمل دس ہزار کی تعداد میں طبع کرا کر تقسیم ہو رہا ہے۔

ایک مشہور جرمن مستشرق نے ایک کتاب لکھی۔ جس میں ہمارے تبلیغی مشنوں اور ان کے کام کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اور احمدی جماعت کی اسلامی خدمات کو اپنی کتاب میں سراہا ہے۔ اب انہوں نے ایک اور کتاب لکھی ہے۔ اس میں بھی ایک باب احمدیت کا باندھا ہے۔ اس کو عنقریب اپنے مشن کے زیر اہتمام شائع کیا جائے گا۔ وہ احمدیت پر ایک مفصل کتاب لکھنے کا بھی ارادہ (باقی صفحہ پر)

یادِ رفتگان کا ایک روح پرور منظر

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مقیم لاہور

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کی وفات پر میرا ایک نوٹ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ میں نے اس اندوہناک اطلاع کے ملتے ہی عزیزہ مکرمہ ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیگم نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم) حال مقیم کوہاٹ کو خط کے ذریعہ اطلاع بھجوا دی تھی تا وہ بھی اس موقعہ پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان کو ہمدردی کا خط لکھ کر اپنے قلبی جذبات کا اظہار کر سکیں۔ میری اس اطلاع کے جواب میں ہمشیرہ کا جو خط میرے پاس آیا ہے اسے میں بھائیوں اور بہنوں کی اطلاع کے لئے درج ذیل کرتا ہوں تا اس ذریعہ سے احباب کے دل میں محبت اور قدر دانی کے جذبات ابھر سکیں۔ اور وہ مرنے والی روحوں کو اپنی دعاؤں کے ذریعہ ثواب پہنچا سکیں۔ ہماری ہمشیرہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت محبت کرنے والا وفادار دل دیا ہے۔ اور انہیں پرانی باتیں بھی بہت یاد ہیں۔ گو حق تو یہ ہے کہ ماضی زمانہ کی دلکش یاد اگر ایک بھی ہو۔ تو دل کو گرمانے اور روح میں خاص کیفیت پیدا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ بہر حال ہمشیرہ کے خط کی نقل معمولی لفظی تبدیلی کے ساتھ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ میاں عزیز احمد صاحب کی تار سے اماں جی کی وفات کی اطلاع مل گئی تھی ہم سب نے یہاں سے ہمدردی کے تار بھی دے دیئے۔ اور سب صاحبزادوں کے نام ہمدردی کا لکھا خط بھی کل دیا تھا۔ دل پر اس صدمہ کا گہرا اثر ہوا ہے۔ کل سے طبیعت بار بار خراب ہو رہی ہے بچپن کے سارے زمانے اور ان بزرگوں کے قدیم حالات کے نقشے آنکھوں میں پھر رہے ہیں۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہر روز صبح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا حال اور خیریت بتانے کا خاص حکم تھا۔ اور حضرت مسیح موعود ہر روز پوچھتے تھے۔ کہ مولوی صاحب کو ناشتہ ٹھیک ملا تھا؟ مزاج کیسے ہیں؟ کوئی ایسی بات میں سنا یا تو نہیں؟ کسی کو شکایت تو پیدا نہیں ہوئی؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بہت محبت تھی۔ اور ان کے آرام کا خاص خیال رہتا تھا۔ اور اس بات کا حضرت خلیفہ اول اور اماں جی دونوں کو علم تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھ سے روزانہ پوچھتے ہیں۔ اور میں بتاتی ہوں۔ اس بناء پر حضرت خلیفہ اول بھی گویا باقاعدہ رپورٹ دیا کرتے تھے اور کبھی کبھی محبت اور بے تکلفی کے رنگ میں کچھ شکایت بھی کر دیتے تھے۔ مگر یہ خدا کی بندی (حضرت اماں جی) ذرہ بھر برا نہ مانتیں۔ بلکہ بعض اوقات خود کہہ دیا کرتیں۔ کہ آج مجھ سے فلاں غلطی ہو گئی ہے۔ کبھی ایک دفعہ بھی میری طرف سے اس ڈیوٹی کے ادا کرنے پر بری آنکھ یا غصہ کی نظر سے نہیں دیکھا۔ اسی طرح آگے پیچھے بھی بے حد محبت سے پیش آتی تھیں۔

"اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے حضرت اماں جان (ام المومنین) کا اماں جی سے ہنسنا بولنا چھیڑنا بہت یاد آتا ہے۔ اور میری آنکھوں کے سامنے گویا ایک تصور بندھ جاتا رہا ہے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت اماں جان ام المومنین نے اپنی قلبی کیفیت کا ان مختصر الفاظ میں ذکر کیا کہ دل کو چین نہیں آتا۔ زندگی کا مزہ نہیں رہا۔ اور اسی وقت حضرت اماں جان نے ایک شعر بھی پڑھا۔ جس سے مراد یہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ پہلا صدمہ ہے اور معلوم نہیں آگے چل کر کیا کیا حالات اور کیا کیا صدمات پیش آتے ہیں۔

"الغرض تسبیح کا ایک ایک دانہ گر رہا ہے اور سب پرانی یادگاریں رخصت ہو رہی ہیں۔ انسان ایک عمر تک ہی نیا ماحول پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی اصل دلچسپیاں اوائل عمر کے عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ ہی وابستہ ہوتی ہیں۔ اخلاقاً ملنے کو ہم سب سے ملتے ہیں۔ مگر اپنا خاص حلقہ جوں جوں کم ہوتا جاتا ہے زندگی کے لطف میں کمی آتی جاتی ہے۔ نئی نسلوں کے اپنے ماحول اور اپنی دلچسپیاں ہیں مگر ہم جب دیکھتے ہیں کہ پرانی زنجیر کی کڑیاں ٹوٹ ٹوٹ کر گرتی جا رہی ہیں۔ تو دل بہت اداس ہونے لگتا ہے آپ کی صحت کیلئے برابر دعا کرتی ہوں۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔ والسلام مبارکہ"

ہمشیرہ کے اس مختصر خط نے میرے دل میں بعض پرانی یادوں کی تاروں کو اس طرح جنبش دی ہے کہ گویا دل و دماغ پر ایک زلزلہ وارد کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ گذرنے والوں کی روحوں پر اپنی رحمت کا چھینٹا دے اور پیچھے رہنے والے تمام نیک لوگوں کے نیک اوصاف کا وارث بننے اور خدا کی محبت اور دین کی خدمت میں اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا کرے اور انجام بخیر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد حال مقیم لاہور

حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کی وفات پر

تعزیت

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور افراد جماعت کو حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کی وفات کی اطلاع ملی تو ہر جماعت نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ سنا۔ اور تقریباً ہر جگہ اجتماعی طور پر نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ متعدد احباب جماعت نے بذریعہ خطوط مرکز میں تعزیتی خطوط ارسال کرتے ہوئے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے۔ حفظ زیادہ اشاعت میں حسب ذیل جماعتوں اور افراد کی طرف سے ایسے خطوط مرکز میں موصول ہوئے:۔

۱۔ مکرم سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر اڑیسہ۔ ۲۔ مکرم فضل الرحمن خاں صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ چودوار (کٹک)۔ ۳۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دیودرگ (حیدرآباد) ۴۔ مکرم سید ابو صالح صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ او۔ایم۔پی۔ کٹک۔ ۵۔ مکرم حضرت صاحب منڈا سنگھ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیلی۔ ۶۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ ۷۔ مکرم محمد عاشق حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی (بہار)۔ ۸۔ مکرم جمال الدین صاحب میر نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرواہ (کشمیر)۔ ۹۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل بمبئی۔

تاریخ وفات حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل۔ لاہور)

حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر بطور کتبہ مزار یہ عبارت بطور تاریخ وفات ہے۔

۱۹۵۵ء

اماجان زوج خلیفۂ اوّلِ مسیح موعود
وارد بجنّات نعیم

(۲)

شرف بیعت مسیحِ دہور
یافت صغرا۔ بہ ابتداء ظہور
۱۲۹۱ھ
داد رضوان ندائے غیب اکمل
داخل جنت بیاب زوج نور
۱۳۷۴ھ

آپ کے بڑے بھائی حضرت پیر افتخار صاحب نے بتایا تھا کہ صغرا سے والدہ عبد السلام کی تاریخ پیدائش نکلتی ہے سب بھائیوں کے نام تاریخی ہیں۔ افتخار (۱۲۸۲) منظور محمد (۱۲۸۸)۔

اکمل عفا اللہ عنہ

اعلانِ نکاح

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ولد محمد عبد الکریم صاحب ناگنڈ ساکن دیودرگ ضلع رائچور کا نکاح محترمہ زاہدہ بانو صاحبہ بنت مولوی عبد القادر صاحب مدرس رائچوری۔ وظیفہ یاب سے بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ سکہ ہند مہر پر مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۵۵ء بروز پنجشنبہ کو مولوی غلام قادر صاحب شرق نے بعد نماز عصر الہ دین بلڈنگ سکندر آباد میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دے۔ آمین۔

خاکسار یوسف احمد الہ دین۔ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد۔ دکن

ضرورت رشتہ۔ ایک فاضل فی التفسیر واقف زندگی نوجوان کے لئے مناسب حال رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی آمد ماہوار اس وقت ۵۵/ روپے ہے۔ ضرورت مند احباب دفتر امور عامہ کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

اسلام کی تاریخی کانفرنس (بقیہ صفحہ ۵)

رکھتے ہیں۔ جس کا مواد انہوں نے ربوہ سے حضرت امیرالمومنین سے منگوا لیا ہوا ہے۔

(۹) جماعت اس وقت تک ہیمبرگ کے علاوہ بفضلہ تعالیٰ نیورنبرگ میں بھی جماعت موجود ہے نیز جرمن کے دیگر مختلف شہروں میں بھی احمدی افراد موجود ہیں۔ احباب جماعت کی تربیت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہیمبرگ میں ہفتہ وار میٹنگ کے علاوہ قرآن کریم کے درس کا سلسلہ بھی اس سال سے شروع کیا گیا ہے۔ نماز عربی میں یاد کرانے کا پورا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہیمبرگ کے بارہ احمدیوں کو عربی میں نماز کا مسودہ سائیکلوسٹائل کروا کر مہیا کیا گیا ہے۔ ان کی تربیت خط و کتابت کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ اب حضور نے نیورنبرگ میں باقاعدہ مشن کی تشکیل کر دی ہے۔ اور وہاں تیونس کے ایک احمدی دوست کو انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ احمدی احباب کی حضور اور سلسلہ سے عقیدت کا یہ حال ہے۔ کہ اب جب حضور ہیمبرگ اور نیورنبرگ تشریف لے گئے۔ تو مقامی احمدیوں کے علاوہ دور دور سے احمدی دوست حضور سے ملنے کے لئے آئے اور بعض دفعہ مقامی احمدی سارا سارا دن اپنا کام چھوڑ کر حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔ جس کا حضور کی طبیعت پر خوشگوار اثر پڑا اور یہ بات احمدیت کی زندگی پر دلالت کرتی ہے

جرمنی میں اسلام اور احمدیت کی ترقی میں پرچہ اسلام بھی بفضلہ تعالیٰ ممد ہے جو شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ سے شائع کر رہے ہیں۔

(۱۰) مستشرقین سے تعلقات

عام ملاقاتوں کے علاوہ جرمنی کے مشہور مستشرقین سے خدا کے فضل سے اچھے تعلقات اور ان سے گاہے بگاہے اشاعت اسلام کے سلسلہ میں مدد لی جاتی ہے۔ ہیمبرگ کے ایک مشہور مستشرق Dr. Noel کا نام اس سلسلہ میں خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یہ ہر موقعہ پر دلچسپی اور اخلاص سے مدد کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سلسلہ کی تائید میں بیسیوں بیانات شائع ہو چکے ہیں۔ ہماری تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" پر ایک دلچسپ ریویو لکھا جو ایک مشہور علمی رسالہ "GEO-POLITIK" میں شائع ہوا۔ اسی طرح اس مستشرق نے حضور کے پمفلٹ "اسلام اور ڈیموکریسی" کے پہلے نمبر پر ریویو کیا جو اس رسالہ کی دوسری اشاعت میں شائع ہوا۔ یہ مستشرق اب بفضلہ تعالیٰ جماعت میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔

(۱۱) خاص تقاریب

عیدین کے اجتماع تبلیغ کے کام میں بہت ممد ثابت ہو رہے ہیں۔ ان مواقع پر پریس کے نمائندے باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ اور جرمنی کے مشہور اخبارات میں خبریں اور فوٹو شائع ہوتے ہیں۔ جماعت کی ترقی اور تعلقات کی وسعت میں یہ تقاریب بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

اب جرمنی میں مسجد تعمیر کی جائے گی۔ اور امید ہے کہ اس ذریعہ سے ہماری تبلیغی کارروائیاں زیادہ وسیع اور موثر رنگ اختیار کر سکیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ ستمبر ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

اخبار کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔ جو بہر حال پیشگی آنا چاہیئے۔ جن دوستوں کا چندہ بروقت وصول نہیں ہوتا ان کا اخبار بند کر دیا جاتا ہے۔

- ۱۰۶۵ مکرم عبدالحمید صاحب مراد آباد ۲۸ر ستمبر ۱۹۵۵ء
- ۱۰۴۹ " شیخ تاج محمد صاحب چنیوٹ ۲۸ر "
- ۱۰۷۵ " میاں محمد یوسف صاحب بانی کلکتہ ۲۸ر "
- ۱۲۸۳ " محمد احمد و محمود احمد صاحب کلکتہ ۲۱ر "
- ۱۰۶۱ " عبدالحفیظ صاحب کرل مین پوسی ۲۸ر "
- ۱۲۶۶ " عبدالستار صاحب شاہ آباد ۲۸ر "
- ۱۲۴۷ " سید فضل احمد صاحب چھپرا ۲۸ر "
- ۱۱۵۰ " مولوی بہادر خان صاحب سانتھن ۲۸ر "
- ۱۲۶۰ " چوہدری عبدالغنی صاحب جہلم ۱۴ر "
- ۱۱۳۳ " الٰہی بخش صاحب احمد نبی صاحب تال گڑھ ۲۸ر "
- ۱۱۰۳ " سید احمد رضی اللہ صاحب کیان سنگھ پور ۲۸ر "
- ۱۲۴۰ " ولی محمد صاحب آرونی گھاٹ ۲۸ر "
- ۱۲۵۳ " اے مجیب صاحب بھاگلپور ۲۸ر "
- ۱۲۵۶ " اکبری خانم صاحب بھاگلپور ۲۸ر "
- ۱۱۳۹ " ٹی ایم رحمت اللہ صاحب مدراس ۱۴ر "
- ۱۲۰۰ " محمد ابراہیم عبداللہ حکیم صاحب وینگورلے ۲۸ر "
- ۱۱۹۳ " بی احمد علی صاحب مرکرہ کورگ ۲۸ر "
- ۱۲۸۸ " انچارج صاحب احمدیہ انجمن پلی مارا جیلی ۲۸ر "
- ۱۲۹۰ " انچارج جنرل لائبریری سکھر سندھ ۷ر "
- ۱۲۹۲ " اے پی عبدالرحیم صاحب کلکتہ ۱۴ر "
- ۱۲۹۳ " منشی فیروزالدین صاحب جمعدار میونسپلٹی کشمیر ۱۴ر "
- ۱۲۹۴ " بشیرالدین عبیداللہ صاحب ماریشس ۲۱ر "
- ۱۳۷۱ بیگم صغورہ خاتون صاحبہ ابراہیم پور بنگال ۲۸ر "
- ۱۳۸۷ " عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مانڈوجن ۲۸ر "
- ۱۳۸۸ " شیخ قاسم داؤد صاحب سرکی باندہ ۲۸ر "
- ۱۳۹۲ " قریشی مختار احمد صاحب لکھنؤ ۲۸ر "
- ۱۰۵۷ " ملک محمود الحق صاحب ملک پک ہو نگھیر ۲۸ر "
- ۱۱۴۲ " سید محمد زکریا صاحب بھدرک ۲۸ر "
- ۱۲۱۱ " مولوی عبدالمطلب صاحب ابراہیم پور بنگال ۲۸ر "
- ۱۲۲۳ " بشیرالدین صاحب کورائے ۲۸ر "
- " " غلام مصطفیٰ صاحب پوسٹل کلرک بیٹی ۲۸ر "
- " " شیخ محمد شفیق صاحب بھاگلپور ۲۸ر "
- ۱۲۲۳ مکرم ملک بشارت احمد صاحب اتفق نگر بوہ ۲۸ر " ۱۹۵۵ء
- " " نورالدین آے ابراہیم صاحب بیگم پیٹ حیدرآباد دکن ۲۸ر "
- " " محمد اکرم صاحب انگلش ماسٹر بھوانہ پاکستان ۲۸ر "

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی تقریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ ہے۔ اس مبارک تقریب سے مستفید ہونے کے لئے ملک کے کونے کونے سے احباب مرکز میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس انتظام کے لئے کافی پہلے تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ بروقت اجناس وغیرہ نہ خریدنے سے نرخ بڑھ جانے سے روپیہ زیادہ صرف ہوتا ہے۔ اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے ہر احمدی پر سال میں ایک ماہ کی آمد کا دس فی صدی چندہ واجب ہوتا ہے۔ جو بہر صورت جلسہ سالانہ سے قبل سو فی صدی وصول ہو جانا چاہیئے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی لازمی چندوں میں سے ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دوسرے لازمی چندوں کی طرح اس کی ادائیگی بھی باقاعدگی سے کرے لیکن کچھ لوگ تو یہ چندہ ادا ہی نہیں کرتے اور سالہا سال سے ان کی طرف بقایا ہے۔ اور جو احباب یہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ وہ بروقت ادا نہیں کرتے۔ اور بعد میں یہ سمجھتے ہوئے کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں ہی اس کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کی ادائیگی بعد میں بھی نہیں کرتے۔ حالانکہ اس چندہ کی ضرورت جلسہ سے قبل شروع ہوتی ہے۔ تاکہ اجناس وغیرہ بروقت خریدی جائیں اور دیگر انتظامات بھی مکمل کئے جائیں اور اس وجہ سے وصول شدہ چندہ سے زائد رقم جو قرض لی جاتی ہے وہ ادا کر دی جا سکے۔ جلسہ سالانہ پر اخراجات کے مقابل پر آمد بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور کوشش فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ ماہ نومبر تک چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آخری وقت سے قبل کی ادائیگی چندہ دہندہ کو بہت زیادہ ثواب کا مستحق بنا دیتی ہے۔ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ خطبہ جات میں جلسہ سالانہ کے چندہ کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کروائیں اور وصولی کی کوشش فرما دیں۔ اور جو رقوم سیکرٹریان مال کے پاس جمع ہیں۔ وہ جلد سے جلد داخل خزانہ کروانے کی کوشش کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

رسالہ الفرقان کا قرآنی آئین نمبر

قرآن مجید کی فضیلت اور برتری ایک کامل شریعت ہونے کے لحاظ سے عیاں ہے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو جمع کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ رسالہ الفرقان کا قرآنی آئین نمبر شائع کیا جائے جس میں قرآنی آئین و دستور کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی جائے تاکہ غیر مسلم قرآنی آئین کی فضیلت سے بخوبی واقف ہوں اور مسلمانوں کو قرآن مجید کے متعلق ازدیاد ایمان حاصل ہو اور حقیقی اسلامی آئین کا نقشہ ان کے سامنے آ جائے یہ خاص نمبر رسالہ کے یکصد صفحات پر مشتمل ہوگا جس میں مندرجہ عنوانات پر ٹھوس تحقیقی مقالہ جات شامل اشاعت ہوں گے ان کے علاوہ اور بھی قیمتی مضامین شائع کئے جائیں گے۔

(۱) قرآن مجید کے اسلوب بیان کی امتیازی خصوصیات
(۲) قرآنی قانون کی جامعیت۔
(۳) قرآن مجید کے تمدنی احکام
(۴) مالیات کے متعلق قرآنی ہدایات
(۵) قرآن مجید کے معاشرتی احکام و آداب۔
(۶) آئین اسلامی کی رو سے غیر مسلموں کے حقوق
(۷) اسلامی مملکت کے بنیادی اصول
(۸) قرآن مجید کا قانون وراثت
(۹) قرآن مجید کا آئین جنگ
(۱۰) قرآن مجید کا قانون شہادت۔
(۱۱) قرآن مجید میں صلح پسندی اور رواداری
(۱۲) قرآن مجید میں عورت کے حقوق اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات
(۱۳) اسلام کا قانون نکاح و طلاق
(۱۴) کھانے پینے کی اشیاء کی حلت و حرمت کا فلسفہ
(۱۵) قرآن مجید میں اخلاق انسانی کا معیار
(۱۶) قرآن مجید کا قانون تعزیر۔

اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ اس خاص نمبر کے لئے پوری توجہ اور محنت کے ساتھ اپنے قیمتی مقالہ جات جمع کر ممنون فرمائیں۔ تمام مقالہ جات ۵ ار ستمبر ۱۹۵۵ء تک پہنچ جانے ضروری ہیں۔ یہ نمبر یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء کو شائع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

نوٹ:۔ یہ نمبر ماہ ستمبر اور اکتوبر کا رسالہ شمار ہوگا اس لئے خریدار حضرات کو عام چندہ میں ہی ملے گا۔

اگر کوئی دوست صرف یہی خاص نمبر لینا چاہیں۔ تو اس کی قیمت ایک روپیہ منیجر الفرقان ربوہ کے نام بھجوا دیں۔

خاکسار
ایڈیٹر الفرقان۔ نزیل کوئٹہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۔ ۲۲ر اگست ۔ ہندوستان اور لنکا کے درمیان کی آبنائے پاک کو وسیع کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔ اس طرح غیر ملکی جہازوں کی آمد و رفت میں سہولت ہو جائے گی ۔

نئی دہلی ۔ ۲۲ر اگست ۔ وزیر نشریات و اطلاعات مسٹر کیسکر نے آج لوک سبھا کے وقفہ سوالات میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بنگلور کا ریڈیو اسٹیشن نومبر کے پہلے ہفتہ میں چالو ہو جائے گا ۔ اس سلسلے کے تمام انتظام ۳۱ر اکتوبر تک مکمل ہو جائیں گے ۔

بمبئی ۔ ۲۲ر اگست ۔ گوا کے ہزاروں باشندوں نے گوا کو پرتگالی حکومت سے آزاد کرانے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ اور وہ خفیہ تحریکوں کو مضبوط سے مضبوط تر بنا چکے ہیں ۔ اور اب وہ یوم نجات کی تقریب کا انتظام کر رہے ہیں ۔ ہندوستان کی ستیہ گرہ کی تحریک سے گوا کی قومی تحریک کی بہت ہی ہمت افزائی ہوئی ہے جو اب پرتگال کے مزید ظلم اور وحشیانہ حرکتوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ گوا کے اندر آزادی کی زبردست تحریک سے پرتگال گھبرا اٹھا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں مارشل لاء نافذ کر دیا جائے گا ۔

گوائی قوم پرستوں نے کہیں کہیں ملٹری اور پولیس پر حملے بھی شروع کر دیئے ہیں جن کی وجہ سے پرتگالی پولیس افسران اور ملٹری کو ناک میں دم ہو گیا ہے ۔ خفیہ جماعت سے تعلق رکھنے والے گوائی گوریلا قسم کی لڑائی کے لئے منصوبہ تیار کر رہے ہیں ۔

جدہ ۔ ۲۲ر اگست ۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے موصولہ اطلاعات کے مطابق مسجد نبوی کی از سر نو تعمیر و توسیع کا کام مکمل ہو گیا ۔ اور حرم مکہ کی توسیع کا کام شروع ہو گیا ہے مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع پر پانچ کروڑ سعودی ریال صرف ہوئے ہیں ۔ مسجد نبوی کی توسیع کے لئے جو زمین لی گئی ہے صرف اس کا معاوضہ ہی ۱/۲ کروڑ سعودی ریال ادا کئے گئے ۔

توسیع کے بعد مسجد نبوی کا رقبہ ایک ہزار تین سو مربع میٹر سے بڑھ کر ۱۶۳۲۶ مربع میٹر ہو گیا ہے ۔ مسجد کے چاروں طرف دالان اور چبوترے تیار کئے گئے ہیں ۔ مسجد کے تین نئے دروازے بنائے گئے ہیں ۔ اور ستر ستر میٹر بلند دو مینار بنائے گئے ہیں ۔ مسجد میں بجلی کی پوشیدہ روشنی اور مسجد کو حسب مرضی گرم یا ٹھنڈا رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ مسجد کے چاروں طرف کے مکانات اور دکانیں حاصل کر کے لئی میدان تیار کئے گئے ہیں ۔

اب صرف گنبد خضرا کی مرمت اور اس پر رنگ کرنا باقی ہے ۔ امید ہے کہ آئندہ چار ماہ میں یہ کام بھی پورا ہو جائے گا ۔ اس کے بعد حرم مکہ کی تعمیر اور توسیع کا کام شروع کر دیا جائے گا ۔ اس سلسلہ میں صفا اور مروہ کے درمیان کے مکانات بھی حاصل کئے جا رہے ہیں ۔

کراچی ۔ ۲۲ر اگست ۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ پاکستان کا نیا دار الحکومت کراچی سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر گڈاک نامی مقام پر تعمیر ہوگا ۔ یہ جگہ سطح سمندر سے ۱۷۴ فٹ بلند ہے ۔ توقع ہے کہ یہاں سرکاری ملازمین کی صحت بہتر رہے گی ۔ کیونکہ یہاں ہوا میں رطوبت کم ہے ۔ کراچی شہر کی آبادی بھی اسی طرف بڑھ رہی ہے ۔ یہ مقام کراچی سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے ۔

کراچی ۔ ۲۳ر اگست ۔ دس روز کے وقفہ کے بعد آج یہاں پر پاکستان کی مجلس دستور ساز کا اجلاس شروع ہو گیا ۔ اجلاس میں بحث کے لئے ایک یونٹ سے متعلق اختلافی بل پیش کر دیا گیا ہے ۔ بل کو مرکزی وزیر صوبجات اور بحالیات سردار امیر اعظم خاں نے پیش کیا ۔ ابتداءً بل کو سابق وزیر قانون مسٹر سہروردی نے تیار کیا جو آجکل اپوزیشن لیڈر ہیں ۔ کل پاکستانی کابینہ کی ایک میٹنگ میں اس بل پر غور کیا گیا ۔ اور اس کو آخری شکل دی گئی ۔ مجلس دستور ساز کے بل پاس کر دینے کے بعد گورنر جنرل اُن پر غور کرے گا کہ جس دن ایک یونٹ کا قیام عمل میں آئے گا ۔ ادھر کل مسٹر سہروردی نے جنہوں نے اس بل کا مسودہ تیار کیا تھا ۔ کراچی روانہ ہونے سے قبل ڈھاکہ میں بل کی مشروط حمایت کا اعلان کیا ۔

نئی دہلی ۔ ۲۳ر اگست ۔ آج راج سبھا میں وزیر اعظم مسٹر نہرو نے کہا کہ اگر کسی بیرونی جہاز راں کمپنی نے اپنے محصول کی شرح میں گوا جانے والے جہازوں پر ڈاک کے مزدوروں کے انکار کے سبب کسی قسم کا اضافہ کیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی ۔

انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایسی جہاز راں کمپنیوں کے تعاون کے بغیر بھی اپنا کام چلا سکتا ہے ۔

اس سے قبل ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر راسے کے چندا نے کہا کہ حکومت ہندوستان نے اپنی بندرگاہوں پر کسی جہاز راں کمپنی کی سہولتیں دینے سے انکار کیا ہے ۔ سوائے ان جہازوں کے جو گوا جانے والے ہوں گے بہر نوع ڈاک کے مزدوروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ گوا جانے والے جہازوں کے سامان کو ہاتھ نہ لگائیں گے ۔

وینس ۔ ۲۲ر اگست ۔ اٹلی کے ماہر طبیعات اور انجینئروں نے کہا ہے کہ وہ آئندہ سال تک ایک مصنوعی چاند بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے جو سطح زمین سے دس میل اوپر ہوگا ۔ اور دیکھنے میں قریب قریب پورا چاند معلوم ہوگا ۔ فضا میں ریڈائی لہریں پھیلا کر اس چاند کی تکمیل ہوا کرے گی ۔ اس کی روشنی ۳۸۶۰ مربع میل میں پھیل رہے گی ۔

سری نگر ۔ ۲۴ر اگست ۔ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ بخشی غلام محمد نے یہاں سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ کشمیر آئین ساز اسمبلی کی نمائندہ حیثیت کو چیلنج کر رہے ہیں وہ محض اس لئے کر رہے ہیں ۔ کیونکہ ان کے پاس اب اختیارات نہیں رہے ۔ آپ نے کہا خواہ کچھ ہو کشمیر میں ریفرنڈم قیامت تک نہیں ہو سکتا ۔ کشمیر سے باہر کی کوئی طاقت یا کشمیر کا کوئی شخص کشمیری عوام پر ریفرنڈم نہیں ٹھونس سکتا ۔ کیونکہ وہ کئی بار بھارت کے ساتھ شمولیت کا اعلان کر چکے ہیں ۔

جالندھر ۲۴ر اگست جالندھر بار ایسوسی ایشن کی طرف سے دس اگست کی ٹی پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے ڈیفنس منسٹر ڈاکٹر کاٹجو نے کہا کہ آج کے حالات اور گزشتہ ۵۰ سالوں کے وکلاء میں بہت فرق ہے برطانوی راج میں مہاتما گاندھی پنڈت موتی لال نہرو لالہ لاجپت رائے جیسے بیرسٹر وکیل تھے جو کہ غیر ملکی قانون اور عدالتوں کے علاوہ پبلک پر بھی حاوی تھے عدالتوں میں اُن کی قابلیت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا اور وہ پبلک کی ہر شعبہ میں رہنمائی کرتے تھے مگر آجکل یہ حالت ہے کہ وکیل سیاست میں کوئی حصہ نہیں لے رہے یا وہ سیاست میں حصہ لینے کے قابل نہیں ہیں ۔ ڈاکٹر کاٹجو نے کہا کہ سیاست اور پبلک کاموں میں ضروری حصہ لینا چاہئے اور ایڈمنسٹریشن میں گورنمنٹ کی امداد کرنی چاہئے لیکن یہ لوگ تو آجکل قانون کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ گویا لوگوں کو غلط بیانات دینے کی ترغیب دیتے ہیں ۔ آپ نے کہا کہ پہلے زمانہ میں ہندوستان کے قانون ساز غیر ملکی لوگ تھے جن کے خلاف سینہ سپر ہونا دلیش بھگتی سمجھا جاتا تھا مگر آج کل ہم خود قانون ساز ہیں پبلک لائف میں آ کر لوگوں کو شیاگرہ کرنے سے منع کرنا اور ان کو قانون کا احترام کرنے کی ترغیب دینا آپ لوگوں کا فرض ہے اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو یہ آپ کی غلطی بلکہ کمزوری ہے ۔

لاہور ۔ ۲۴ر اگست ۔ کل شام مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے ۔ ملتان میں شام کے پانچ بجے تین جھٹکے آئے ۔ تینوں اوسط شدت کے تھے ۔ اور یہ پانچ سیکنڈ تک جاری رہے ۔ زلزلہ سے کچے مکانوں کو کچھ نقصان پہنچا ۔ ایک مکان کے گرنے سے ایک شخص زخمی ہوا ۔ عین اس وقت منٹگمری میں زلزلہ آیا ۔ اور لوگ وحشت کے مارے گھروں سے باہر نکل آئے ۔ ریاست بہاولپور الجدید میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے ۔ تاہم یہاں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ۔

برہام پور ۔ ۲۴ر اگست ۔ کل رات مرشد آباد اور نشی پور ریلوے سٹیشنوں کے درمیان کمار توڈیمپ کے چھ شرنارتھی ایک پارسل گاڑی کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے ۔ تقریباً ایک درجن شرنارتھی گاڑی کی زد میں آ کر بری طرح زخمی ہوئے یہ شرنارتھی گرانٹوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں تاخیر ہو جانے پر بطور پروٹسٹ ریلوے لائن پر دھرنا مارے بیٹھے تھے ۔ اور ریلوے حکام کی کوششوں کے باوجود اپنا دھرنا جاری رکھے ہوئے تھے ۔ اس دردناک واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مرشد آباد کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور برہام پور کے ایس ۔ ڈی ۔ او موقع پر پہنچ گئے ۔ اور شرنارتھیوں کو دھرنا ختم کرنے پر رضامند کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔ چنانچہ اب اس لائن پر گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے ۔